سوال

(28) زبان سے نیت کرنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا نماز ادا کرتے ہوئے زبان سے نیت اس طرح کرنا کہ چار رکعت نماز فرض وقت نماز ظہر واسطے اللہ تعالیٰ کے پیچھے اس امام کے اللہ اکبر، جائز ہے یا نہیں کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا کوئی ثبوت مروی ہے وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نیت کے معنی قصد اور ارادہ ہے تمام اہل علم کا اتفق ہے کہ قصد وارادہ دل کا فعل ہے نہ کہ زبان کا امام ابن قیم راقم ہیں کہ :

"اَلنیۃ ہی القصد والعزم علی فعل الشیء ومحلہا القلب لا تعلق لہا باللسان أصلا" (اغاثۃ اللھفان/156)

'' نیت کے کسی قیام کے قصد وپختہ ادارے کا نام ہے اور اس کا محل دل ہے اور زبان کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ''۔
مولانا انور شاہ شمیری حنفی نے بھی فیض الباری ۸/۸۱۱ پر لکھا ہے کہ فالنیۃ امر قلبی 'نیت دل کا معاملہ '' ہے۔ لہٰذا اگر نمازی نے دل سے نیت کر لی تو تمام آئمہ کے نزدیک اس کی نماز صحیح ہوگی۔ زبان سے نیت کے اظہار کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین اور تبع تابعین رحمتہ اللہ علیہم سے ثابت ہے۔ امام ابن قیم رحمتہ اللہ علیہ نے زاد المعاد ۱/۲۰۱ پر لکھا ہے :

"کان صلی اللہ علیہ وسلم إذا قام إلی الصلوۃ قال : اللہ| أکبر ولم یقل شیئا قبلہا ولا تلفظ بالنیۃ ألبتۃ ولا قال أصلی للہ صلوۃ کذا مستقبل القبلۃ أربع رکعات أماما أو مأموما ولا قال أداء ولا قضاء ولا فرض الوقت وہذہ عشر بدع لم ینقل عنہ أحد قط باسنادہ صحیح ولا ضعیف ولا مسند ولا مرسل لفظہ واحد منہا ألبتۃ بل ولا عن أحد من أصحابہ ولا استحسنہ أحد من التابعین ولا الأئمۃ الأربعۃ"

'' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کیلیئے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے اور اس سے پہلے کچھ نہ کہتے اور نہ زبان سے نیت کرتے اور نہ یوں کہتے کہ میں چار رکعت فلاں نماز منہ طرف قبلہ کے امام یا مقتدی ہو کر پڑھتا ہوں اور نہ ادا یا قضا یا فرض وقت کا نام لیا ہو یہ دس بدعات ہیں اس بارے میں ایک لفظ بھی کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سند صحیح یا سند ضعیف یا مرسل سے قطعاً نقل نہیں کیا بلکہ آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک سے بھی ایسا منقول نہیں اور نہ ہی کسی تابعی نے اسے پسند کی ااور نہ آئمہ اربعہ نے ''۔
مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی حنفی لکھتے ہیں کہ :

''وحال آنکہ از آن سرور علیہ وعلی الہ الصلاۃ والسلام ثابت است نہ بروایت صحیح ونہ بروایت ضعیف ون از اصحاب کرام وتابعین عظام کہ بزبان نیت کردہ باشندہ بلکہ چوں اقامت می

گفتند تکبیر تحریمہ میفر مودند پس نیت بزبان بدعت باشد''

''زبان سے نیت کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سند صحیح بلکہ سند ضعیف سے بھی ثابت نہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمتہ اللہ علیہم زبان سے نیت نہیں کرتے تھے بلکہ جب اقامت کہتے تو صرف اللہ اکبر کہتے تھے زبان سے نیت بدعت ہے''۔

(مکتوبات دفتر اول حصہ سوم مکتوب نمبر ۱۸۶/۱۸ ص ۳۳،)

امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں :

"ولو مکث أحد ہم عمر نوح علیہ السلام یفتش لم فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أو أحد من أصحابہ شیئا من ذالک لما ظفر بہ إلا أن یجاہر بالکذب البحت ولو کان فی ہذا خیر لسبقونا إلیہ ولدلونا علیہ"

''اگر کوئی انسان سیدنا نوح علیہ السلام کی عمر کے برابر تلاش کرتا رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے زبان سے نیت کی ہو تو وہ ہرگز کامیاب نہیں ہوگا سوائے سفید جھوٹ بلونے کے اگر اس میں بھلائی ہوتی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سب سے پہلے کرتے اور ہمیں بتا کر جاتے''۔ (اغاثۃ اللھفان ۱/۱۵۸)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج1

محدث فتویٰ